زرین اُردو

Zareen Urdu

ترتیب وتالیف

سید ظفر احسن کریمی

ایم۔اے،اردو۔ایم،بی،اے

کہکشاں کریمی،عالمہ،معلّمہ

4 قائدہ

© सर्वाधिकार प्रकाशकाधीन सुरक्षित।

प्रकाशक की पूर्व लिखित अनुमति के बिना इस पुस्तक के किसी भी भाग को छापना तथा इलेक्ट्रॉनिकी-मशीनी फोटोप्रतिलिपि, रिकॉडिंग अथवा अन्य किसी विधि से पुनः प्रयोग द्वारा संग्रहण अथवा प्रसारण पूर्णतया वर्जित है।

वैद्यानिक चेतावनी

اس کتاب کو صحیح طریقہ پر شائع کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اگر کتاب میں کوئی غلطی یا خامی رہ گئی ہو تو اس کے لئے مصنف/ مؤلف، ڈزائنر یا ناشر کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ کتاب کو مزید عمدہ بنانے کے لئے آپ کے مشورہ اور غلطیوں کی نشاندہی کے لئے ہم آپ کے ممنون رہیں گے۔

فہرست

1	نعت	3
2	مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر	5
3	ساتھی کی مدد	11
4	دہلی کی جامع مسجد	14
5	چیونٹی اور ٹِڈّی	17
6	برسات (نظم)	20
7	اصول اور قائدہ	24
8	وطن کو ہم، ہم کو وطن پیارا (نظم)	28
9	سچ کی جیت	31
10	مرزا غالب	36
11	خدا سب کا ایک ہے	39
12	والدین کی خدمت	44
13	ہمّت کبھی نہ ہارنا (نظم)	47
14	چاند بی بی	50
15	کہنا بڑوں کا مانو	55
16	ایماندار لڑکا (نظم)	59
17	چڑیا گھر کی سیر	61

© सर्वाधिकार प्रकाशकाधीन सुरक्षित।

प्रकाशक की पूर्व लिखित अनुमति के बिना इस पुस्तक के किसी भी भाग को छापना तथा इलेक्ट्रॉनिकी-मशीनी फोटोप्रतिलिपि, रिकॉर्डिंग अथवा अन्य किसी विधि से पुनः प्रयोग द्वारा संग्रहण अथवा प्रसारण पूर्णतया वर्जित है।

वैधानिक चेतावनी

اس کتاب کو صحیح طریقہ پر شائع کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اگر کتاب میں کوئی غلطی یا خامی رہ گئی ہو تو اس کے لئے مصنف /مؤلف، ڈزائنر یا نا شرکی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ کتاب کو مزید عمدہ بنانے کے لئے آپ کے مشورہ اور غلطیوں کی نشاندہی کے لئے ہم آپ کے ممنون رہیں گے۔

1

نعت

Naat

نعت وہ نظم ہے جس میں صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکر اور آپؐ کی تعریف ہو۔

محمدؐ جہاں میں جب تشریف لائے — دیے حق کے چاروں طرف جگمگائے
گھٹا چھاگئی ہر طرف رحمتوں کی — کھِلیں کلیاں گلشن میں گُل مسکرائے
دیا درس دنیا کو مہر و وفا کا — نشان نفرتوں کے وہ سارے مٹائے
جو بھٹکے ہوئے تھے راہِ حق سے ان کو — خدا تک پہونچنے کے رستے بتائے
سہے ہنس کے ظلم وستم آپ ﷺ نے، پَر — کبھی دل کسی کے نہ ہر گز دُکھائے
اُنہیں کا کرم ہے، انہیں کا ہے احساں — کہ ایماں کے لعل گوہر ہم نے پائے
دعا ہے الٰہی! یہ تجھ سے ہماری — راہِ مصطفٰے ﷺ سے قدم ہٹ نہ جائے

محمد ابراہیم صبا تیمی

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

دیا = چراغ (lamp)، مہر = پیار، محبت (love)، گُل = پھول (flower)، نشان = آثار (sign of Traces)، درس = سبق (lesson)، رہِ حق = سچا راستہ (true way)، لعل = ایک قسم کا ہیرا (ruby)، گوہر = موتی (pearl)، کرم = بخشش (please)۔

۱۔ درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے :-

۱۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ سلّم جب تشریف لائے تو دنیا میں کیا تبدیلی آئی؟

۲۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ سلّم نے دنیا کو کیا درس دیا؟

۳۔ ایمان کی دولت ہمیں کن کے ذریعہ ملی؟

۲۔ اشعار مکمل کرو:-

محمدؐ جہاں میں جب تشریف لائے ______

______ کِھلیں کلیاں گلشن میں گُل مسکرائے

دیا درس دنیا کو مہر و وفا کا ______

______ خدا تک پہونچنے کے رستے بتائے

۳۔ جوڑ ملاؤ:-

دیا	مسکرائے	ظلم	دیا
کلیاں	مٹائے	رستہ	سہے
گل	جگمگایا	درس	بتایا
نشان	کھلیں		

2

مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر

Maulana Muhammad Ali Johar

پیارے طالب علمو! ہندوستان کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے میں جن لوگوں نے بہت جدوجہد کی، اُن میں مولانا محمد علی جوہر اور ان کے بڑے بھائی مولانا شوکت علی بھی شمار کیے جاتے ہیں۔ آزادیء وطن کی تاریخ میں انھیں ''علی برادران'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ محمد علی اپنے والدین کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے، وہ ابھی دو برس ہی کے تھے کہ اُن کے والد کا اچانک انتقال ہو گیا۔ گھر کا سارا بوجھ بیوہ ماں کے کاندھوں پر آ پڑا۔ اُن کی والدہ دین دار، نیک دل اور باحوصلہ خاتون تھیں۔ اُن کے دل میں وطن کی محبت اور قوم کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ جب وقت پڑا تو وہ برقع پہن کر میدان میں نکل آئیں۔ سماج کو اُنھوں نے رسم و رواج کی برائیوں سے خبردار کیا اور انگریزوں کی غلامی سے ملک کو آزاد کرانے کے لیے للکارا۔ وہ ''بی اماں'' کے نام سے مشہور ہیں۔ بی اماں جیسی ماں کی تربیت اور سرپرستی کے نتیجے میں محمد علی جوہر ملک و قوم کے سچے اور بہادر رہنما ہوئے۔

محمد علی بچپن ہی سے بہت ذہین اور محنتی تھے۔ انھوں نے اردو اور فارسی کے ساتھ مذہبی تعلیم اپنی والدہ سے گھر میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد ایم۔ اے۔ او۔ کالج، علی گڑھ میں داخل ہو گئے، جسے اب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کہا جاتا ہے۔ یہاں انھوں نے کھیلوں، جلسوں اور مشاعروں میں حصہ

لیا اور ایک شاعر و مقرر کی حیثیت سے نام پیدا کیا۔ اُن کا تخلص جوہر تھا، اسی لیے انھیں مولانا محمد علی جوہر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

علی گڑھ کالج سے بی۔ اے کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے وہ انگلستان چلے گئے۔ وہاں پہلے تو انھوں نے سول سروس کے امتحان کی تیاری شروع کی، لیکن کچھ عرصے بعد اُسے چھوڑ کر آکسفورڈ یونیورسٹی سے تاریخ میں آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ انھیں تقریر و تحریر پر یکساں عبور تھا۔ انگریزی اور اردو میں انھیں وہ مہارت حاصل تھی کہ انگریز بھی اُن کی زبان دانی پر رشک کرتے تھے۔

وطن واپس آکر ریاست رام پور میں وہ تعلیم کے محکمے میں افسر بنا دیئے گئے، لیکن کچھ دنوں کے بعد مولانا نے یہ نوکری چھوڑ دی اور ریاست بڑودہ چلے گئے۔ وہاں ایک سرکاری محکمے میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئے۔ ملازمت میں اُن کا دل نہیں لگتا تھا۔ کیوں کہ اُن کے دل میں آزادی کی لگن اور وطن کی محبت بھری ہوئی تھی۔ ملازمت کے دوران انھوں نے اخباروں کے لیے مضامین لکھے، جس سے آزادی کا جوش اور وطن کی محبت ظاہر ہوتی تھی۔ جب سرکاری ملازم کی حیثیت سے لکھنے پر پابندی لگائی گئی تو ملازمت سے استعفیٰ دے کر وہ کلکتہ چلے گئے۔ یہاں سے انھوں نے ایک ہفتہ وار انگریزی اخبار کامریڈ نکالا۔ اب اُنھیں اپنے مزاج کے مطابق لکھنے کا خوب موقع ملا۔ انگریزوں نے جب دہلی کو راجدھانی بنایا تو مولانا دہلی آگئے اور 'کامریڈ' کو دہلی سے نکالنا شروع کیا۔

دہلی سے انھوں نے ایک روزنامہ اردو ''ہمدم'' کے نام سے نکالا۔ یہ بھی بہت پسند کیا جاتا تھا۔

ان اخباروں کے ذریعے انھوں نے اہلِ وطن پر انگریزی حکومت کے ظلم وستم کی پول کھول کر رکھ دی۔ ہندوستانیوں کو انگریزوں سے چھٹکارا پانے کے لیے بیدار کیا۔قومی وسماجی مسائل دنیا کے سامنے پیش کیے۔انگریزوں سے یہ برداشت نہ ہوا۔مولانا جوہر کو گرفتار کرلیا گیا۔پانچ سال کی نظر بندی کے بعد جب وہ رہا ہوئے تو پھر ملک کو آزار کرانے کی تحریک میں شامل ہوگئے۔

آزادی کی یہ تحریک ''ترکِ موالات'' کے نام سے مشہور ہوئی، تو اُس کے ساتھ ساتھ اسی مقصد کے لیے ''تحریک خلافت'' بھی چلائی گئی۔دوسرے قومی رہنماؤں کے ساتھ مولانا محمد علی جوہر نے بھی ان تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اسی دوران آپ نے ڈاکٹر مختار انصاری اور حکیم اجمل خاں جیسے رہنماؤں کے ساتھ مل کر ایک قومی تعلیمی ادارہ قائم کیا جو آج ''جامعہ ملیہ اسلامیہ'' کے نام سے مشہور ہے۔

مولانا محمد علی جوہر نے ملک کو آزاد کرانے کے لیے بڑی سختیاں برداشت کیں۔انگریز حکومت نے ہندوستانی لیڈروں کے ساتھ آزادی پر بات چیت کرنے کے لیے انگلستان میں ''گول میز کانفرنس'' بلائی۔مولانا بھی اس میں شریک ہوئے۔اُس وقت انھوں نے تقریر میں انگریزوں سے کہا، ''میں غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا، اگر ہندوستان کو آزادی نہیں دی گئی، تو مجھے یہاں قبر کے لیے جگہ دینی ہوگی۔''

یہ الفاظ مولانا کے دل سے نکلے تھے، اور دل سے نکلی ہوئی ہر بات میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

بہ قول (علامہ اقبال) دل سے جو بات نکلی ہے اثر رکھتی ہے۔ پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے۔

مولانا کی یہ آرزو پوری ہوگئی، گول میز کا جفرنس ختم ہونے کے فوراً بعد لندن ہی میں 52 برس کی عمر میں 1931 کو انتقال ہوگیا۔

پیارے طلبہ! محمد علی جوہر جیسے محبت وطن اور مجاہد آزادی پر ہم سب کو فخر ہونا چاہیے۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

رہنمائی = راستہ دکھانا (guidance, Leadership)، انتقال = موت، (death) بیوہ = جس عوارت کا شوہر مر گیا ہو (widow)، بوجھ = وزن، بھار، (burden) خاتون = عورت (women)، حوصلہ مند = بہادُر (courageous)، رسم ورواج = رسم (customs)، سماج = معاشرہ (society)، سرپرستی = دیکھ بھال (guardianship)، مقرر = تقریر کرنے والا (speaker)، اعلٰی تعلیم = اونچی تعلیم، (higher education) تاریخ = ہسٹری (history)، تقریر = بھاشن (speach)، تحریر = لکھنے کا کام (writing)، عبور = پار کرنا، (command) یکساں = برابر (same, equal)، عہدہ = (post)، ملازمت = نوکری (job, service)، استعفٰی یا استعفا = کام چھوڑنے کا خط (resignment) ہفتہ وار = ساپتاہک (weekly)، روزنامہ = روز نکلنے والا اخبار (daily newspapaer)، بیدار = ہوش میں (alert)، تحریک = آندولن (movement)، تعلیمی ادارہ = (educational institute)، قبر = موت کے بعد کا ٹھکانا (grave)، پرواز = اُڑان (flying)، آرزو = تمنا، خواہش (desire)، محبت وطن = ملک سے محبت کرنے والا (lover of nation, devotee)، فخر = غرور (pride)۔

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:-

ا۔ علی برادران کون تھے۔ اُن کی وا ہ کا کیا لقب تھا؟

۲۔ مولانا محمد علی جوہر نے وطن کے لیے کیا کیا؟ انھیں نظر بند کیوں کیا گیا؟

۳۔ مولانا نے کون کون سے اخبار نکالے تھے؟

۴۔ مولانا محمد علی جوہر نے گول میز کانفرنس میں کیا کہا تھا؟

۵۔ مولانا کا انتقال کہاں ہوا؟

۲۔ خالی جگہ بھریئے:-

ا۔ مولانا محمد علی جوہر کے بڑے بھائی کا نام مولانا ____________ تھا۔

۲۔ والد کے انتقال کے وقت مولانا کی عمر محض ____________ تھی۔

۳۔ علی گڑھ سے بی۔اے کرنے کے بعد مولانا مزید تعلیم کے لیے ____________ چلے گئے۔

۴۔ انگریزوں نے مولانا کو ____________ سال نظر بند رکھا۔

۵۔ گول میز کانفرنس میں مولانا کا انقلابانہ قول ____________ تھا۔

۳۔ صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:-

ا۔ مولانا نے "کامریڈ" اخبار (انگریزی میں) ____________ سے نکالا۔

رام پور ☐ مرادآباد ☐ کلکتہ ☐

۲۔ ’’ہمدم‘‘ نام کے اخبار کی زبان _______________ تھی۔

ہندی ☐ اردو ☐ انگریزی ☐

۳۔ ’’میں غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا، اگر ہندوستان کو آزادی نہیں دی گئی، تو مجھے یہاں قبر کے لیے جگہ دینی ہوگی۔‘‘ یہ قول مولانا محمد علی ہر نے _______________ میں کہا تھا؟

انگلستان ☐ پاکستان ☐ امریکہ ☐

۴۔ مولانا کا انتقال _______________ میں ہوا۔

1857 ☐ 1880 ☐ 1931 ☐

۴۔ اپنے اساتذہ سے معلومات کر کے درج ذیل موضوع پر روشنی ڈالئے:-

جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام، وجوہات اور سرگرم ارکان

3

ساتھی کی مدد

Help of the friend

محسن گزشتہ تین روز سے مدرسہ سے غیر حاضر تھا۔ درجہ کے تمام ساتھی خصوصاً محسن کا پکا دوست یوسف بہت پریشان تھا۔آج مدرسہ کی چھٹی کے بعد سب ساتھی محسن کی خیریت معلوم کرنے کے لیے محسن کے گھر کی طرف چلے۔

اتفاقاً راستہ میں ان کی ملاقات محسن کے بڑے بھائی اسلم سے ہوئی۔ انہوں نے سلام کر کے فوراً محسن کی خیریت معلوم کی۔ اسلم نے انہیں بتایا کہ محسن کئی روز سے بیمار ہے۔اس کے علاج میں تقریباً پانچ سو روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ یہ بات سن کر وہ سب محسن کے گھر پہنچے۔اور اس کی مزاج پرسی اور عیادت کی۔ محسن نے ان کو بتایا کہ آج اس کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔لیکن ابھی کمزوری باقی ہے۔ محسن کے والدین غریب تھے۔ساتھیوں نے محسوس کیا کہ محسن کو یقیناً اچھی غذا اور پھلوں کی ضرورت ہے۔

یوسف اور دیگر ساتھیوں نے سو (۱۰۰) روپئے دے کر محسن کی امداد کی۔ محسن نے انکار کیا اور کہا کہ بھائی ابھی تم لوگ بھی میری ہی طرح طالب علم ہو۔ ابھی شرعاً تم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ یوسف نے جواب دیا کہ تمہاری یہ بات صحیح ہے کہ شرعاً اور قانوناً ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ لیکن اپنے ساتھی کی مدد کرنا اخلاقاً ہمارا فرض ہے۔ یہ بات سن کر محسن نے مجبوراً اپنے اچھے ساتھیوں کی امداد قبول کر لی۔

اگلے دن محسن مدرسے میں حاضر ہوا۔ غالباً اس کی کمزوری دور ہو چکی تھی۔ محسن نے اپنے تمام ساتھیوں کا عموماً اور یوسف کا خصوصاً شکریہ ادا کیا۔ سب ساتھی محسن کو دفعتاً اچھّا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

خصوصاً = خاص طور سے (specially) اتفاقاً = اتفاق سے، بلا ارادہ (Suddenly) فوراً = ایک دم، جلدی سے (quickly)
تقریباً = اندازہ (idea) طبیعت = حالت، صحت (health) نسبتاً = پہلے کے مطابق (health) یقیناً = یقینی طور سے (shourly)
قانوناً = قانونی لحاظ سے (legal) اخلاقاً = اخلاقی لحاظ سے (naturally) عموماً = عام طور سے (commenly)
دفعتاً = اچانک (Suddenly)

ا۔ درجِ ذیل سوالات کے جواب لکھئے۔

ا۔ محسن گذشتہ کتنے روز سے غیر حاضر تھا؟

۲۔ محسن کا پکّا دوست کون تھا؟

۳۔ محسن کے بڑے بھائی کا نام کیا تھا؟

۴۔ محسن کی امداد میں سب نے کتنے روپے دیئے۔

۵۔ ہم پر کیا فرض ہے؟

۲۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پورا کیجئے۔

ا۔ اسلم نے انہیں بتایا کہ محسن کئی روز سے __________ ہے۔

۲۔ ابھی شرعاً تم پر کوئی __________ نہیں ہے۔

۳۔ غالباً اس کی __________ دور ہو چکی تھی۔

۴۔ ابھی تم لوگ بھی میری ہی طرح __________ ہو۔

۵۔ ساتھی کی مدد کرنا __________ ہمارا فرض ہے۔

۳۔ صحیح کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگاؤ۔

ا۔ محسن کے بڑے بھائی کا نام اسلم تھا۔ ☐

۲۔ محسن نے مجبوراً اپنے ساتھیوں کی امداد قبول کی۔ ☐

۳۔ محسن کے علاج میں سو (۱۰۰) روپیہ خرچ ہوئے۔ ☐

4

دہلی کی جامع مَسجد

Jama Masjid of Delhi

یہ دہلی کی جامع مَسجد ہے۔ یہ بہت بڑی مَسجد ہے۔ اِس مَسجد میں ہزاروں آدمی ایک ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کی عمارت بہت خوبصورت ہے۔ اِس مَسجد میں اوُنچے اوُنچے دو مینار یں ہیں۔ اس مسجد کے دروازے بہت بڑے بڑے ہیں۔اس مسجد کی فصیل سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ یہ مسجد دوُر دوُر تک مشہور ہے۔ اس مسجد کی کاریگری دیکھ کر لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ مسجد بہت بڑی لمبی چوڑی ہے۔ شام کے وقت اس کی سیڑھیوں پر بازار لگتا ہے۔ بڑی رونق ہوتی ہے۔

یہ جامع مسجد بادشاہ شاہ جہاں کی بنوائی ہوئی ہے۔ اُس زمانہ میں چھ ہزار فوج، بیل دار، مزدور اور سنگ تراش نے اِس کو چھ برس میں مل کر بنایا تھا اور اُس وقت کے دس لاکھ روپیہ اس مسجد کو بنانے میں خرچ ہوئے۔

خاص طور سے نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے ہزاروں، لاکھوں آدمی اِس مسجد میں آتے ہیں۔ تمام مسجد، چھتیں، سیڑھیاں اور سامنے کی سڑکیں کھچا کھچ بھر جاتی ہیں۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

مسجد = مسلمانوں کی عبادت گاہ (mosque)، عمارت = بلڈنگ (building)، مینار یں = مسجد کی چھت پر اونچے کھمبے جو مسجد کی پہچان ہوتی ہیں (minarets)، فصیل = دیوار (wall)، رونق = خوش نما (flourishing state being crowede)، کچھا کھچ = بھیڑ (over crowded)۔

ا۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:-

ا۔ دہلی کی جامع مسجد کس کی بنوائی ہوئی ہے؟

____

۲۔ مسجد کی عمارت کیسی ہے؟

____

۳۔ لوگ کس چیز کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں؟

____

۴۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں پر کس وقت بازار لگتا ہے؟

____

۲۔ خالی جگہ بھریئے:-

ا۔ اِس مسجد میں اونچے اونچے دو ______ ہیں۔

۲۔ شام کے ______ اس کی سیڑھیوں پر بازار لگتا ہے۔

۳۔ جامع مسجد میں سب سے بڑی نماز ______ ہوتی ہے۔

۴۔ تمام مسجد، چھتیں، سیڑھیاں اور سامنے کی سڑکیں ______ بھر جاتی ہیں۔

۳۔ نیچے ایک لفظ کو دو طرح سے لکھا گیا ہے ان میں سے ایک کا اِملا صحیح ہے اور دوسرے کا غلط ہے۔ غلط لکھے ہوئے لفظ کے سامنے (✗) کا نشان لگائیے:-

جماعت	☐	مماعت	☐	ساجہاں	☐	شاہجہاں	☐
نماز	☐	نماج	☐	شَنگ تراص	☐	سنگ تراش	☐
مصحور	☐	مشہور	☐	کاریگری	☐	قاریگری	☐
مصزد	☐	مسجد	☐	رونق	☐	رانک	☐
دیکھ قا	☐	دیکھتا	☐	لاکھوں	☐	لاخوں	☐
عمارت	☐	عمارط	☐	دِحلی	☐	دہلی	☐

۴۔ کچھ اور کام:-

متضاد الفاظ: متضاد الفاظ وہ ہوتے ہیں سا ایک دوسرے کے اُلٹے ہوتے ہیں۔ جیسے 'چھوٹے بڑے' میں بڑے، چھوٹے کا متضاد ہے اور 'دن رات' میں رات، دن کا متضاد ہے۔

درج ذیل کے متضاد الفاظ لکھیے:-

خوبصورت (بدصورت/اچھا) ________________

بادشاہ (فقیر/مالک) ________________

5

چیونٹی اور ٹِڈّی

Ant and Grasshoper

جاڑے کا موسم تھا۔ سخت بارش ہو رہی تھی۔ سب لوگ سردی سے تھر تھر کانپ رہے تھے۔ پرندے بھی پروں میں سر چُھپائے، سمٹے سمٹائے اپنے گھونسلوں میں بیٹھے تھے۔ گھنے کُہرے کی وجہ سے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، ایسی حالت میں ایک بھوکی ٹڈّی چیونٹی کے پاس گئی اور ادب سے سلام کیا۔

چیونٹی نے سلام کا جواب دیا اور دریافت کیا۔ ''کہو، ایسی بارش میں کیسے آنا ہوا؟''

ٹڈّی کا پورا جسم بھیگا ہوا تھا اور وہ سردی سے کانپ رہی تھی۔ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔: ''کیا بتاؤں بہن ! دیکھتی ہو دو دن سے کیسی سخت بارش ہو رہی ہے۔ آج تمام دن اِدھر اُدھر پھِرتی رہی۔ مگر کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ بھوک کے مارے بُرا حال ہے۔ مجبور ہو کر تمہارے پاس آئی ہوں تم نے کافی خوراک اکٹھی کر رکھی ہے۔ اگر مہربانی کر کے تھوڑی سی مجھے بھی دے دو تو یہ جاڑے کے دن نکل جائیں گے۔ تمہارا احسان ہوگا''۔

چیونٹی نے منہ بنا کر جواب دیا: ''تمہارا خیال صحیح ہے۔ میرے پاس کافی خوراک ہے مگر یہ خوراک میں

نے اِن ہی دنوں کے لیے اکٹھی کی تھی۔ اگر تمہیں دے دوں تو پھر میں جاڑے بھر کیا کھاؤں گی؟ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم گرمیوں میں کیا کرتی رہیں، جو اِس وقت ایک دانہ بھی تمہارے پاس نہیں ہے؟"

ٹڈّی نے شرما کر کہا: "بہن، اُس وقت میں ہری ہری گھاس میں بیٹھ کر گانا گایا کرتی تھی"۔

چیونٹی نے ہنس کر کہا: "گانا گایا کرتی تھیں، بہت خوب! تو میرے خیال میں اب پورے جاڑے ناچتی رہو۔ اِسی سے پیٹ بھر جائے گا"۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

مجبور = لاچار، بے بس(helpless)، کافی = بہت زیادہ(many)، کھانا، غذا(food)، مہربانی = عنایت، شفقت(help)، احسان = نیکی، اچھا سلوک (good behaviour) خیال = دھیان، سمجھ، رائے (wise)۔

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے:-

ا۔ چیونٹی سے کون ملنے آئی تھی؟

۲۔ ٹڈّی نے چیونٹی سے کیا مانگا تھا؟

۳۔ چیونٹی نے ٹڈّی کی بات کا کیا جواب دیا؟

۲۔ خالی جگہوں کو نیچے دیے گئے الفاظ سے مکمّل کرو:-

گھونسلوں	پروں	کانپ	موسم	بارش

جاڑے کا ________ تھا۔ اور سخت ________ ہوری تھی۔ ست لوگ سردی سے تھر تھر ________ رہے تھے۔ پرندے بھی ________ میں سر چھپائے سمٹے سمٹائے اپنے ________ میں بیٹھے تھے۔

۳۔ ان الفاظ کو درست کر کے لکھو:-

شانش	جسم	عدب	دخائی	کانپ	عادمی	بارس	موشم

۴۔ کچھ اور کام:-

ا۔ پانچ کیڑے مکوڑوں کے نام لکھو۔

____

۲۔ اس سبق سے کیا نصیحت ملتی ہے؟ بیان کرو۔

____

____

____

____

____

____

____

6

برسات

Rain

کیا آیا برسات کا موسم
رم جھم رم جھم پانی برسا
جل تھل ہوگئے ندی نالے
مست ہوا کے جھونکے آئے
مینڈک نکلے پیلے کالے
جھوم رہی ہے ڈالی ڈالی
بیلا پھولا، جوہی پھولی

کالی کالی رات کا موسم
بجلی چمکی، بادل گرجا
چھائے بادل کالے کالے
مست جہاں کو کرتے آئے
ٹر ٹر ٹر ٹر کرنے والے
چھائی ہے ہر سو ہریالی
چمپا اور چمیلی، پھولی

رنگ برنگے نیارے نیارے — پھول کھلے ہیں پیارے پیارے
گیت رسیلے گائیں چڑیاں — پیڑ پر آئیں جائیں چڑیاں
مور وہ دیکھو بن کے اندر — ناچ رہا ہے پر پھیلا کر
رات میں جگ مگ جگنوں چمکے — دن میں ہر سو سبزہ لہکے

پانی سے آسودہ دھرتی
ہر شے حمد خدا کی کرتی

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

رم جھم = پانی برسنے کی آواز، بارش کی آواز (rain sound) جل تھل ہونا = پانی بھر جانا (full of water) سبزہ = گھاس، ہریالی (green)

ہر سو = ہر طرف (everywhere) بن = جنگل (forest)

۲۔ سوچیے اور بتائیے۔

ا۔ برسات کے موسم میں آسمان پر کیا ہوتا ہے؟

۲۔ مینڈک کس رنگ کے ہیں اور وہ کیا کرتے ہیں؟

۳۔ اس نظم میں کون کون سے پھولوں کے نام آئے ہیں؟

۴۔ برسات کے موسم میں چڑیاں کیا کرتی ہیں؟

۵۔ مور کیسے ناچ رہا ہے؟

۶۔ ہر چیز کس کی حمد کر رہی ہے؟

۳۔ جملے بنائیے۔

موسم، برسات، بادل، رسیلے، جگ مگ

۴۔ کالم (الف) اور کالم (ب) کے صحیح مصرعے ملا کر مکمل شعر لکھیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)
رم جھم رم جھم پانی برسا	چھائی ہے ہر سو ہریالی
مست ہوا کے جھونکے آ ئے	دن مین ہر سو سبزہ لہکے
جھوم رہی ہے ڈالی ڈالی	چمپا اور چنبیلی پھولی
بیلا پھولا، جو ہی پھولی	بجلی چمکی، بادل گرجا
رات میں جگ مگ جگنوں چمکے	مست جہاں کو کرتے آئے

۵۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں میں سے ہم معنی (ایک معنی والے) لفظ تلاش کر کے ہر لفظ کے سامنے لکھیے۔

جنگل، نہر، رُت، دنیا، درخت، پا نی، گانا، شاخ

موسم ______ گیت ______

جل ________ پیڑ ________

ندی ________ بن ________

ڈالی ________ جہان ________

۶۔ ہر بیان کے نیچے وہ مصرعہ لکھیے جس سے بیان میں کہی ہوئی بات ظاہر ہوتی ہے۔

۱۔ ندی اور نالے بارش کے پانی سے بھر گئے۔

____

۲۔ برسات کے موسم میں ہر طرف ہریالی نظر آ رہی ہے۔

____

۳۔ چڑیاں خوب چہچہا رہی ہیں،

____

۴۔ رات کے وقت جگنو ہر طرف اپنی روشنی پھیلا رہے ہیں۔

____

۵۔ ہر چیز خدا کی تعریف بیان کر رہی ہے۔

____

۷۔ اس نظم مین مینڈک کی بولی ٹرٹر بتائی گئی ہے۔آپ نیچے دیے جانوروں اور پرندوں کی بولیاں لکھیے۔

____

____

____

____

7

گفتگو کے آداب

Sense of Taliking

زندگی میں اصولوں اور قاعدوں کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ اصولوں اور قاعدوں کی ضرورت زندگی کے ہر میدان میں ہوتی ہے۔ ہمارے اچھے یا برے ہونے کا تعلق عادتوں کے علاوہ ہماری گفتگو سے بھی ہے۔ ملنے جلنے والوں پر پہلا تاثر آپ کی گفتگو کا ہی ہوتا ہے۔ اچھی گفتگو سے ہم دوسروں کا دل جیت سکتے ہیں۔ انسان کے مزاج اور اخلاق کا اندازہ اس کی گفتگو سے ہوتا ہے۔ اس لئے گفتگو کے وقت چند باتوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

بات کرتے ہوئے آواز نہ تو اتنی دھیمی ہو کہ سنائی نہ دے اور نہ اتنی تیز کہ سننے والے کو ناگوار گزرے۔ بولنے میں اتنی جلدی نہ کی جائے کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔ نہ اتنا رُک رُک کر بولیے کہ سننے والے کا جی اُکتا جائے۔

ہر بات موقع اور وقت دیکھ کر ہی کرنی چاہیے۔ اچھی اور ضروری بات بھی بے وقت کہنے سے بری لگتی ہے۔ کسی کی بات کاٹنا بدتمیزی ہے۔ جب تک دوسرے شخص کی گفتگو ختم نہ ہو جائے ہمیں اپنی بات شروع نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی ضروری بات ہو تو پہلے اس شخص سے اجازت مانگیے پھر اپنی بات کہیے۔ بات کہنے سے پہلے سوچنا ضروری ہے۔ بغیر سوچے سمجھے بولنا بے وقوفی کی علامت ہے۔ ایک بات کو بار بار کہنا ایک ہی لفظ کو دہراتے رہنا گفتگو کا عیب خیال کیا جاتا ہے۔

گفتگو کے دوران غصّے کا اظہار، سخت الفاظ کا استعمال، مسخرہ پن اور اپنی تعریف یہ تمام چیزیں گفتگو کے آداب کے خلاف ہیں۔ اس سے ہمیشہ گریز کرنا چاہیے۔ لوگوں کے سامنے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیئے جن کی سچائی پر ہمیں خود شک ہو۔ اگر اتفاق سے ایسی بات کہنی ہی پڑے تو اس کے ساتھ ہمیں اپنا شک بھی ظاہر کر دینا چاہیے۔ کسی کے عقیدے، مذہب یا بزرگوں کی شان میں نازیبا الفاظ کا استعمال مناسب نہیں۔

چھوٹوں سے گفتگو کرتے ہوئے محبت اور نرمی سے پیش آنا چاہیے۔ ان کی غلطی پر سب کے سامنے لعنت ملامت کرنے کے بجائے انھیں اکیلے میں سمجھا دینا بہتر ہے۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

گفتگو = بات چیت (talking) مسخرہ پن = مذاق، ہنسی (jocking) گریز کرنا = بچنا (ignore)

نازیبا = غلط، نامناسب (wrong) علامت = نشانی (symbol)

۱۔ سوچیے اور بتائیے۔

۱۔ ہمیں گفگو کرتے وقت کس طرح بولنا چاہیے؟

۲۔ ہمیں اپنی بات کب شروع کرنی چاہیے؟

۳۔ گفتگو کے دوران کن باتوں کو آداب کے خلاف مانا جاتا ہے؟

۴۔ چھوٹوں سے گفتگو کرتے وقت ہمیں کن باتوں کا خاص دھیان رکھنا چاہیے؟

۵۔ اچھی گفتگو کے کیا فائدے ہیں؟

۲۔ واحد الفاظ کی جمع لکھیے۔

واحد	موقع	عادت	میدان	ضرورت	قاعدہ	اصول
جمع						

۳۔ نیچے دیے ہوئے جملوں میں 'لال رنگ' سے لکھے لفظوں کے متضاد کے سامنے لکھیے۔

۱۔ ہمارے اچھے ہونے کا تعلق ہماری گفتگو سے بھی ہے۔

۲۔ ہم دوسروں کا دل جیت سکتے ہیں۔

۳۔ آواز نہ اتنی تیز ہو کہ سننے والے کو ناگوار گزرے۔

۴۔ جب تک دوسرے شخص کی گفتگو ختم نہ ہو۔

۵۔ جن کی سچّائی پر ہمیں خود شک ہو۔

۶۔ گفتگو کے دوران سخت الفاظ کا استعمال آداب کے خلاف ہے۔

۴۔ خالی جگہ بھریے۔

لحاظ، گفتگو، بے وقوفی، گریز

۱۔ گفتگو کرتے وقت ہمیں بڑوں کا ________ رکھنا چاہیے۔

۲۔ سخت الفاظ کے استعمال سے ہمیشہ ________ کرنا چاہیے۔

۳۔ بغیر سوچے سمجھے بولنا ________ ہے۔

۴۔ چھوٹوں سے ________ کرتے وقت ہمیں نرمی سے پیش آنا چاہیے۔

۵۔ جملے بنائیے۔

گفتگو، اصول، پابندی، عادت، خلاف

۶۔ ایک ہی لفظ کو دو طرح سے لکھا گیا ہے۔ صحیح لفظ کے صحیح اِملا کو سامنے لکھیے۔

لحاز	لحاظ	________
آدت	عادت	________
لعنت	لانت	________
اسول	اصول	________

8

وطن کو ہم، ہم کو وطن پیارا

یہ پیاری پیاری انجمن ہم کو مبارک
یہ الفت کا چمن ہم کو مبارک
وطن کو ہم، وطن ہم کو مبارک

جو چڑیاں صبح کو گاتی ہیں اکثر
اسی کا راگ ہے اُن کی زبان پر
وطن کو ہم، وطن ہم کو مبارک

وہ ساون کے مہینے کی کالی گھٹائیں
وہ کویل اور پپیہے کی صدائیں
وطن کو ہم، وطن ہم کو مبارک

وہ چشمے وہ امرت کا سا پانی
وہ گنگا اور جمنا کی روانی
وطن کو ہم، وطن ہم کو مبارک

اسی کی خاک سے لیتے ہیں محصول
یہی دنیا ہے غلّہ اور پھل پھول
وطن کو ہم، تم کو وطن پیارا

وطن کا جن بزرگوں سے ہوا نام
اسی مٹی میں وہ کرتے ہیں آرام
وطن کو ہم، تم کو وطن پیارا

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

وطن = پیدا ہونے اور رہنے کی جگہ، اپنا ملک (country) اکثر = عام طور پر (commonly)
راگ = گانا گانے کی دھن (music) الفت = محبت (love)

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

ا۔ کس مہینے میں کالی گھٹائیں اٹھتی ہیں؟

۲۔ غلّہ اور پھل پھول دیتا ہے؟

۳۔ اپنے وطن کے دو بزرگوں کے نام لکھیے

۴۔ چڑیوں کی زبان پر کس کا راگ ہے؟

____

۲۔ نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو پورا کیجئے۔

ا۔ اسی کا ____________ ہے ان کی زبان پر

۲۔ وہ چشمے وہ ____________ کا پانی

۳۔ وہ کوئل اور پپیہے کی ____________

۴۔ یہ ____________ کا چمن ہمکو مبارک

۳۔ اپنے وطن کے بارے میں تین جملے لکھئے۔

ا۔ ______________________________

۲۔ ______________________________

۳۔ ______________________________

۴۔ صحیح کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگاؤ

ا۔ وطن کے لئے بزرگوں نے قربانیاں دیں۔ ☐

۲۔ ہمارا ملک ہمیں مبارک ہو۔ ☐

۳۔ اس ملک سے ہمیں پھل غلّہ نہیں ملتے۔ ☐

9

سچ کی جیت

Victory of Truth

ایک بادشاہ تھا۔ اسے شعروشاعری سے بڑی دل چسپی تھی۔ ایک دن اس نے کچھ شاعروں کو بلایا اورانھیں اپنے درباریوں میں شامل کرلیا۔ ان کی تنخوائیں بھی مقرر کردیں۔ کچھ ہی دنوں کے بعد بادشاہ نے دیکھا سبھی شاعر آپس میں لڑتے ہیں۔ ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب دربار میں آتے ہیں تو خوشامدی بن جاتے ہیں۔ انعام پانے کے لیے بادشاہ کی تعریف کرتے ہیں۔

ان شاعروں میں ایک شاعر ایسا تھا جو بادشاہ کے بلائے بغیر دربار میں نہیں جاتا تھا۔ وہ نہ بادشاہ کی خوشامد کرتا اور نہ اس کی تعریف میں شعر پڑھتا تھا۔ اس کا نام فیروز تھا۔ بادشاہ نے بہت جلد ان شاعروں کو پہچان لیا کہ کون کیسا ہے۔ ایک دن اس نے سب کو دربار میں بلایا اور اعلان کیا کہ جو میری سچّی تعریف کرے گا، اسے ایک ہیرا انعام میں دیا جائے گا۔ یہ سن کر سب شاعروں نے تیاریاں شروع کر دیں۔

خوب شعر کہے اور بادشاہ کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کر دیے۔ ہر ایک یہ سوچ کر خوش تھا کہ ہیرا اسے ہی انعام میں ملے گا۔

اس کے بعد بادشاہ نے سبھی شاعروں کو دربار میں بلایا اور کہا ''میری تعریف میں جس نے جو کچھ لکھا ہے ۔سنائے'' ایک شاعر اٹھا اور آگے بڑھ کر اس نے اپنی نظم سنائی۔

درباریوں نے اس کی بڑی تعریف کی۔ بادشاہ نے اسے ایک ہیرا انعام میں دیا۔ وہ سلام کر کے خوش ہو کر بیٹھ گیا۔اس کے بعد دوسرے شاعر نے اپنی نظم سنائی۔ درباریوں نے اس کی بھی تعریف کی۔ بادشاہ نے اسے بھی ایک ہیرا انعام میں دیا، وہ بھی خوش ہو کر سلام کر کے بیٹھ گیا۔اسی طرح سارے شاعروں نے اپنی اپنی نظمیں سنائیں اور ہیرا انعام میں لے کر خوشی خوشی بیٹھ گئے۔

فیروز اپنی جگہ بیٹھا رہا۔اس نے کچھ نہیں سنایا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے کچھ ناراض ہو کر کہا ''تم نے کیا لکھا ہے؟'' سناؤ۔ فیروز نے کہا کہ ''اگر بادشاہ سلامت میری جان بخش دیں تو سناؤں۔'' بادشاہ نے فوراً کہا کہ ''جاؤ تمھاری جان بخش دی گئی، سناؤ!'' فیروز نے کہا: ''اے بادشاہ تو عالم اور عقل مند ہے شاعروں کی عزت کرتا ہے لیکن گھوڑے اور گدھے کو ایک ہی اصطبل میں باندھتا ہے'' اس طرح اس نے بادشاہ کی بہت سی کمزوریاں گنوائیں۔ درباریوں کو بڑی حیرت ہوئی اور انھوں نے سوچا کہ بس اب اس شاعر کی خیر نہیں، ضرور مارا جائے گا۔مگر درباریوں کو اس وقت اور حیرت ہوئی جب نظم سننے کی بعد بادشاہ نے فیروز کو بھی ایک ہیرا انعام میں دیا۔

دربار ختم ہوتے ہی سبھی شاعر ہیرے کی قیمت لگوانے کے لیے خوشی خوشی جوہری کے پاس گئے۔ فیروز کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ جوہری نے ہیروں کو دیکھ کر بتایا کی سب کے ہیرے جھوٹے ہیں، صرف فیروز کا ہیرا سچّا ہے۔ دوسرے دن بادشاہ نے پھر سبھی شاعروں کو دربار میں بلایا اور پوچھا: ''انعام پا کر کون رنجیدہ ہے؟'' شاعروں نے شکایت کی کہ فیروز کے ہیرے کے سوا سارے ہیرے جھوٹے ہیں۔

بادشاہ نے مسکرا کر جواب دیا: ''اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ جس نے جھوٹی تعریف کی، اسے جھوٹا ہیرا ملا اور جس نے سچّی بات کہی اسے سچّا ہیرا ملا۔''

بادشاہ کا یہ جواب سن کر سارے شاعر شرمندہ ہو گئے۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

مقرر کرنا = طے کرنا (fixed)　حسد = جلن (jealous)　عالم = جاننے والا، بہت پڑھا لکھا (well educated)

عقل مند = عقل والا، ہوشیار (wise)　جوہری = سونے اور ہیروں کو پرکھنے والا (goldsmith)

ا۔ سوچیے اور بتائیے۔

۱۔ بادشاہ نے شاعروں کو اپنے درباریوں میں کیوں شامل کیا؟

۲۔ بادشاہ نے شاعروں میں کیا برائیاں دیکھیں؟

۳۔ بادشاہ نے کس بات کا اعلان کیا؟

۴۔ فیروز نے بادشاہ کی تعریف کس طرح کی؟

۵۔ بادشاہ کی باتوں کا شاعروں پر کیا اثر ہوا؟

۶۔ فیروز کا ہیرا سچّا کیوں نکلا؟

۲۔ صحیح الفاظ سے خالی جگہ بھریے۔

ا۔ انعام پانے کے لیے بادشاہوں کی ________ کرتے ہیں۔ (تعریف، خوشامد)

۲۔ ان شاعروں میں ایک ________ تھا جو بادشاہ کے بغیر بلائے دربار میں نہیں جاتا تھا۔ (شاعر، درباری)

۳۔ بادشاہ نے بہت جلد ان شاعروں کو پہچان لیا کی کون ________ ہے۔ (عالم، کیسا)

۴۔ فیروز نے بادشاہ کی ________ گنا دیں۔ (اچھائیاں، برائیاں)

۵۔ بادشاہ کا جواب سن کر سارے شاعر ________ ہو گئے۔ (شرمندہ، مطمئین)

۴۔ 'انعام' میں 'ات' لگانے سے اُس کی جمع 'انعامات' بن جاتی ہے آپ بھی نیچے دے گئے الفاظ میں 'ات' لگا کر جمع بنائیے۔

واحد	جواہر	جواب	سوال	خیال	احساس	کاغذ
جمع						

۵۔ نیچے دیئے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے۔

نیچا	سچّا	شروع	جواب	عالم	بعد	عقل مند	ناراض

۶۔ جملے بنائیے۔

تعریف، دربار، ہیرا، ناراض، انعام، حیرت

۷۔ پڑھیے، یاد کیجیے اور لکھیے۔

۱۔ شاعر آپس میں لڑتے ہیں۔

۲۔ حسد کرتے ہیں۔

۳۔ اس نے اپنی نظم سنائی۔

ان جملوں میں 'لڑتے ہیں'، 'کرتے ہیں'، اور 'سنائی' الفاظ کسی کام کے کرنے کا پتا دیتے ہیں۔

وہ الفاظ جن سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا پتا چلتا ہے انھیں فعل کہتے ہیں۔

۸ خوش خط لکھیئے۔

مقرر	اصطبل	جوہری	انعام	رنجیدہ

10

مرزا غالبؔ

Mirza Galib

مرزا غالبؔ کے نام سے ہر شخص واقف ہے وہ اردو کے سب سے مشہور شاعر ہیں۔ نام اسداللہ خان اور تخلص غالبؔ ہے ۱۲۱۲ھ میں اکبر آباد میں پیدا ہوئے لیکن زندگی دلی میں گزری۔ ابھی صرف پانچ برس کے تھے کہ آپ کے والد مرزا عبداللہ بیگ کا انتقال ہوگیا۔ چنانچہ آپ کی پرورش آپ کے چچا مرزا نصراللہ بیگ نے کی۔ ابتدائی کتابیں مرزا نے آگرہ کے ایک نامی معلّم شیخ معظم سے پڑھیں اور فارسی کی تعلیم ایک ایرانی ہرمز سے حاصل کی، یہی وجہ ہے کہ انہیں فارسی زبان میں غیر معمولی مہارت حاصل تھی۔

قدرت نے انہیں شاعر پیدا کیا تھا۔ دلّی پہنچ کر وہ اپنی شعروشاعری کے لئے مشہور ہوگئے۔ ان کی رسائی شاہی دربار میں بھی ہوگئی جہاں سے انہیں ۱۸۵۷ء تک پچاس روپئے ماہوار ملتے رہے۔ غدر کے بعد بادشاہت کے ختم ہوجانے کے وجہ سے یہ رقم بند ہوگئی۔ حکومت نے چند سال کے لئے ان کی پنشن بھی روک لی چنانچہ زندگی کا آخری زمانہ انہوں نے بہت تکلیف سے گزارا ۱۸۶۹ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت مرزا کی عمر ۷۴ برس کی تھی۔

غالبؔ نے اپنی زندگی میں بہت غم اٹھائے، بہت تکلیفیں سہیں لیکن پھر بھی ہمیشہ خوش وخرم رہے اور اپنی آن بان میں فرق نہیں آنے دیا۔ جو شخص ان سے ملتا تھا اس سے خود بھی ملتے تھے ورنہ بالکل دور رہتے تھے۔ دوستوں کی صحبت کا ان کو بہت شوق تھا۔ جو شخص ایک بار ان سے ملتا تھا اسے ہمیشہ ان کی ملاقات کا اشتیاق رہتا تھا۔ ہندوستان بھر میں ان کے بے شمار دوست بکھرے ہوئے تھے۔ مختلف مذہبوں سے تعلق رکھتے تھے ان کے خطوط پڑھنے سے اندازا ہوتا ہے کہ ان کو دوستوں سے کس قدر محبت تھی۔ ان کا کافی وقت خطوں کے جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا کہ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی جواب لکھنے سے باز نہیں آتے تھے۔

مرزا کی گفتگو بہت دل چسپ ہوتی تھی۔ بات یہ ہے کہ وہ نہایت حاضر جواب تھے اور ظرافت ان کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ بہت شوخ تھے۔ اور بادشاہ کے حضور میں بھی خاموش نہیں رہتے تھے۔

آموں کے بہت شوقین تھے۔ ایک بار آموں کے موسم میں بہادر شاہ، مرزا غالبؔ اور دیگر مصاحبین کے ساتھ اپنے خاص باغ میں ٹہل رہے تھے۔ اس باغ کے آم صرف بادشاہ اور بگیمات کو نصیب ہوتے تھے۔ مرزا بار بار آموں کی طرف غور سے دیکھتے تھے۔ بادشاہ نے پوچھا ''مرزا اس قدر غور سے کیا دیکھتے ہو؟'' مرزا نے اپنے ہاتھ باندھ کر عرض کیا '' پیر و مرشد؟ کسی شاعر نے کہا کہ اناج کے ہر دانے پر اس کا پانے والے کا نام اور شجرہ لکھا ہوتا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کی کسی دانے پر میرا اور میرے باپ دادا کا نام بھی لکھا ہے یا نہیں؟'' بادشاہ مسکرائے اور اسی دن بہت نفیس آم مرزا کے گھر بھجوا دیئے

مرزا کے خطوط میں بھی وہی دلچسپی، بے تکلف اور ظرافت پائی جاتی ہے جو ان کی گفتگو میں موجود ہے۔ خط پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ کسی دوست سے باتیں کر رہیں ہوں لکھنے کا انداز بالکل وہی ہے جو باتوں کا ہوتا ہے۔ اردو نثر میں مرزا غالب کا خاص مرتبہ ہے۔ لیکن شاعر کی حیثیت سے وہ زیادہ مشہور ہیں اور شاعری کے میدان میں ان کا شاید ہی کوئی ہمسر ہو۔ یہی وجہ سے کہ جب تک اردو قائم ہے مرزا غالبؔ کا نام بھی زندہ رہے گا۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

تخلص = شاعر کا اپنا رکھا ہوا نام (construction) خوش وخرم = بہت خوش (happy) ابتدائی = شروع کی (biggner)

آن بان = شان وشوکت (glory) ماہوار = ہر مہینہ (monthly) اشتیاق = شوق (hobby)

۱۔ درجِ ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

۱۔ مرزا غالبؔ کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

____

۲۔ مرزا غالبؔ کب پیدا ہوئے؟

____

۴۔ خط پڑھنے سے کیسا معلوم ہوتا ہے؟

____

۲۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پورا کیجیے۔

۱۔ مرزا غالبؔ کے نام سے ہر شخص ______________ ہے۔

۲۔ قدرت نے انہیں ______________ پیدا کیا تھا۔

۳۔ غالبؔ نے اپنی زندگی میں بہت ______________ اٹھائے۔

۴۔ بادشاہ کے حضور میں بھی ______________ نہیں رہتے تھے۔

۵۔ کی ______________ بہت دل چسپ ہوتی تھی۔

11

خدا سب کا ایک ہے

God is one

ابراہیم نام کا ایک آدمی اپنی بیوی اور بچّوں کے ساتھ ایک جھونپڑی میں رہتا تھا۔ وہ بہت غریب تھا، مگر تھا بہت ایمان دار اور سخی۔ اس کا گھر شہر سے دس میل دور تھا۔ اس کی جھونپڑی کے پاس سے ایک پتلی سی سڑک جاتی تھی۔ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں، مسافر اسی سڑک سے آتے جاتے تھے۔

راستے میں آرام کرنے کے لیے اور کوئی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے مسافروں کو ابراہیم کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا تھا۔ ابراہیم ان کی مناسب خاطر داری کرتا۔ مسافر ہاتھ مُنھ دھوکر جب ابراہیم کے گھر والوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھتے تو کھانے سے پہلے ابراہیم ایک چھوٹی سی دُعا پڑھتا اور خدا کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتا۔ بعد میں سب مل کر اس دعا کو دہراتے۔

مسافروں کی خدمت کا یہ سلسلہ کئی سال سے جاری تھا،لیکن سب دن ہمیشہ ایک سے نہیں رہتے۔
زمانے کے پھیر میں پڑ کر ابراہیم اور بھی غریب ہوگیا۔اس کے باوجود اس نے مسافروں کو کھانا کھلانا بند نہیں کیا۔ وہ اور اس کے بیوی بچّے دن میں ایک بار کھانا کھاتے اور ایک وقت کا کھانا بچا کر مسافروں کے لیے رکھ دیتے تھے۔ سخاوت سے ابراہیم کو بہت اطمینان ہوتا لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے کچھ غرور ہوگیا۔ وہ یہ سمجھنے لگا کہ میں بہت ایمان دار اور سخی ہوں۔

ایک دن دوپہر کو اس کے دروازے پر ایک تھکا ماندہ بوڑھا آیا۔ وہ بہت ہی کمزور تھا۔اس کی کمر کمان کی طرح جھکی ہوئی تھی۔ اس کے قدم بھی سیدھے نہیں پڑ رہے تھے۔اس نے ابراہیم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ابراہیم اُسے اندر لے گیا اور آگ کے پاس لے جاکر بٹھا دیا۔ کچھ دیر آرام کر کے بوڑھا بولا:

’’بیٹا! میں بہت دور سے آرہا ہوں، مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔‘‘

ابراہیم نے جلدی سے کھانا تیار کروایا۔ جب کھانے کا وقت ہوا تو اپنے قاعدے کے مطابق ابراہیم نے دعا کی۔اس دعا کو اس کے بیوی بچّوں نے بھی دہرایا۔لیکن مسافر بوڑھا چُپ چاپ بیٹھا رہا۔
اس پر اس نے بوڑھے سے پوچھا:

’’تم نے ہمارے ساتھ دعا کیوں نہیں کی؟‘‘ بوڑھا بولا ’’ہم لوگ آگ کی پوجا کرتے ہیں۔‘‘

یہ سن کر ابراہیم کو غصّہ آگیا اور اس نے کہا:

’’اگر تم ہمارے خدا کو نہیں مانتے اور ہمارے ساتھ دعا نہیں کرتے تو اسی وقت ہمارے گھر سے چلے جاؤ۔‘‘
ابراہیم نے اسے کھانا کھلائے بغیر ہی گھر سے نکال دیا اور دروازہ بند کرلیا۔

دروازہ بند کرتے ہی کمرے میں اچانک روشنی پھیل گئی۔ایک فرشتے نے ظاہر ہوکر کہا: ’’ابراہیم یہ تم نے کیا کیا؟‘‘ یہ غریب بوڑھا سو سال کا ہے۔خدا نے اتنی عمر تک اس کی دیکھ بھال کی اور ایک تم ہو جو اپنے آپ کو خدا کا نیک بندہ سمجھتے ہو۔پھر بھی تم اسے ایک وقت کا کھانا نہیں کھلا سکے؟

صرف اس لئے کہ اس کا مذہب تمھارے مذہب سے الگ ہے۔ دنیا میں مذہب چاہے بے شمار ہوں لیکن خدا سب کا ایک ہے۔"

یہ کہہ کر فرشتہ آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ ابراہیم کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ وہ بھاگا بھاگا اس بوڑھے کے پاس پہنچا اور بے حد ندامت کے ساتھ معافی مانگنے لگا۔

بوڑھے نے اسے معاف کرتے ہوئے کہا: "بیٹا! اب تو تم سمجھ گئے ہوں گے کہ خدا سب کا ایک ہی ہے۔" یہ سن کر ابراہیم کو تعجب ہوا کیوں کہ یہی بات اس سے فرشتے نے بھی کہی تھی۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

مسافر = سفر کرنے والا (pasanger) سخی = فیاض، لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (credibility) غرور = گھمنڈ (proud)
سخاوت = کھلے دل سے ضرورت مندوں کی مدد کرنا (help people for heart) آنکھوں سے اوجھل ہونا = نظروں سے دور ہو جانا (hide)
ندامت = شرمندگی (shameless) خاطر داری = مہمان نوازی (respect)

۱۔ سوچیے اور بتائیے۔

۱۔ ابراہیم کیسا آدمی تھا؟

۲۔ کھانے سے پہلے ابراہیم کیا کرتا تھا؟

۳۔ مسافروں کے ساتھ ابراہیم کیا سلوک کرتا تھا؟

۴۔ ابراہیم کو غرور کیوں ہوگیا؟

۵۔ تھکے ماندے بوڑھے مسافر نے دعا میں شرکت کیوں نہیں کی؟

٦۔ ابراہیم کو کس طرح پتہ چلا کہ ’’خدا سب کا ایک ہے‘‘؟

۷۔ ابراہیم کو بوڑھے کی کس بات پر حیرت ہوئی؟

۲۔ خالی جگہ کو پُر کیجیے:-

۱۔ وہ بہت غریب تھا مگر بہت ایماندار اور ______ تھا۔ (کنجوس، سخی)

۲۔ بیٹا میں بہت دور سے آ رہا ہوں مجھے بہت ______ لگ رہی ہے۔ (بھوک، سردی)

۳۔ ابراہیم ان کی مناسب ______ کرتا۔ (خدمت، خاطرداری)

۴۔ ابراہیم نے اسے اندر آگ کے پاس لے جا کر ______ دیا۔ (لٹا، بٹھا)

۳۔ ’ایماندار‘ دو لفظوں ’ایمان‘ اور ’دار‘ کو ملا کر بنا ہے۔ آپ بھی دیے ہوئے لفظوں کے ساتھ ’دار‘ لکھیے اور نئے لفظ بنائے۔

چوکی	______	وفا	______	مال	______	مزے	______
رس	______	عزّت	______	چمک	______	سمجھ	______

۴۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

نیک	روشنی	ایمان دار	غریب	گاؤں	جھونپڑی

۵۔ مندرذیل واحد لفظوں کی جمع لکھیے۔

واحد	آدمی	بچّہ	غریب	شہر	گھر	سڑک	مسافر
جمع							

۶۔ مندرجہ ذیل باتیں کس نے کس سے کہیں۔

	کس نے	کس سے
۱۔ بیٹا میں بہت دور سے آرہا ہوں، مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے،	________	________
۲۔ تم نے ہمارے ساتھ دعا کیوں نہیں کی۔	________	________
۳۔ تم اُسے ایک وقت کا کھانا نہیں کھلا سکے۔	________	________
۴۔ بیٹا اب تو تم سمجھ گئے ہوں گے کہ خدا سب کا ایک ہی ہے،	________	________
۵۔ ہمارے ساتھ دعا نہیں کرتے اسی وقت ہمارے گھر سے چلے جاؤ۔	________	________

۷۔ نیچے دیے جملوں کو واقعات کی صحیح ترتیب سے لکھیے۔

۱۔ ایک دن دوپہر کو اس کے دروازہ پر تھکا ماندہ بوڑھا آیا۔

۲۔ غریب ہوجانے کے باوجود ابراہیم نے مسافروں کو کھانا کھلانا بند نہیں کیا۔

۳۔ ابراہیم کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے بوڑھے سے معافی مانگی۔

۴۔ فرشتے نے ابراہیم کو سمجھایا کہ دنیا میں مذہب چاہے بے شمار ہوں لیکن خدا سب کا ایک ہے۔

۵۔ ابراہیم نام کا ایک آدمی اپنی بیوی اور بچّوں کے ساتھ ایک جھونپڑی میں رہتا تھا۔

۶۔ بوڑھے نے ابراہیم کے ساتھ دعا نہیں کی کیونکہ وہ آگ کی پوجا کرتا تھا۔

۷۔ مسافروں کا کھانا کھانے سے پہلے ابراہیم کے ساتھ دعا پڑھنی پڑھتی تھی۔

12

والدین کی خدمت

Parents Seveices

کسی گاؤں میں ماجد نام کا ایک شخص رہتا تھا۔اس کا ایک لڑکا تھا۔لڑکے کا نام ساجد تھا۔ساجد پانچویں کلاس میں پڑھتا تھا۔وہ اپنے والدین کا بہت ادب کرتا تھا۔ ہمیشہ ان کا حکم مانتا،اوران کی خدمت کے لیے تیار رہتا تھا۔

ایک دن کی بات ہے، ساجد کی والدہ چار پائی پر لیٹی تھیں۔ اتّفاق سے انہیں پیاس لگی۔ساجد سے بولیں۔ بیٹا! مجھے پیاس لگی ہے، ذرا ایک کٹورا پانی پلا دو۔ ساجد کٹورا لے کر دوڑتا ہوا پانی لینے گیا۔

پانی لے کر لوٹا تو دیکھا کہ والدہ سو چکی ہیں اُس نے سوچا۔اگر جگاتا ہوں تو امّی جان کو تکلیف ہوگی۔ اِس لیے اُس نے جگانا مناسب نہ سمجھا۔پانی کا کٹورا ہاتھ میں لیے سرہانے کھڑا رہا کہ نہ جانے کب امّی کی آنکھ کُھل جائے اور وہ پانی مانگ لیں۔

رات کا بڑا حصہ گزر گیا۔ لڑکا اسی طرح پانی لیے کھڑا رہا۔ آخر امّی کی آنکھ کھلی۔ دیکھتی ہیں کہ ساجد پانی کا کٹورا لیے کھڑا ہے۔

بیٹا! کیا تم اُس وقت سے اب تک کھڑے ہو؟'' امّی نے پوچھا۔

''ہاں امّی جان! میں اُسی وقت سے کھڑا ہوں، تاکہ جب آپ بے دار ہوں، پانی پیش کروں''۔ اُس نے ادب سے کہا۔

یہ جواب سُن کر امّی جان بہت خوش ہوئیں۔ فرماں بردار بیٹے کو دُعا دی۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

والدین = ماں باپ (parents)، فرماں بردار = حکم ماننے والا (obeyed)۔

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے:-

ا۔ ماجد کے لڑکے کا نام بتاؤ؟

۲۔ ساجد نے والدہ کو سوتا پا کر کیا کیا؟

۳۔ بیٹے نے امی جان کو کیا جواب دیا؟

۴۔ کیا تم اپنے والدین کی خدمت کرتے ہو؟

۵۔ اس واقعہ سے کیا سبق ملتا ہے؟

۲۔ خالی جگہ کو نیچے دیئے گئے لفظوں سے پورا کرو:-

حکم	خدمت	ادب	ساجد	کلاس	ماجد	لڑکا

کسی گاؤں میں ______ نام کا ایک شخص رہتا تھا۔ ان کا ایک ______ تھا۔ لڑکے کا نام ______ تھا۔ ساجد پانچویں ______ میں پڑھتا تھا۔ وہ اپنے والدین کا بہت ______ کرتا تھا۔ ہمیشہ ان کا ______ مانتا۔ اور ان کی ______ کے لیے تیار رہتا تھا۔

۳۔ ان الفاظ کو بار بار لکھو اور پڑھو:-

فرمابردار	بیدار	کٹورا	والدین	کلاس	پانچویں	شخص

۴۔ کچھ اور کام:-

لفظ 'والد' واحد ہے اس کی جمع 'والدین' ہے، اور 'فریق' واحد ہے، اس کی جمع 'فریقین' ہے۔ اسی طرح نیچے دیے گئے واحد سے جمع بناؤ:-

نعل ______

جانب ______

طرف ______

زوج ______

13

ہمّت کبھی نہ ہارنا

Never Quit

ہمیں مُشکل سے مُشکل حالات میں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ چاہے حالات کتنے ہی نازک کیوں نہ ہوں ہمّت نہیں ہارنی چاہیئے۔

کاٹ لینا ہر کٹھن منزل کا کچھ مشکل نہیں — اک ذرا انسان میں چلنے کی ہمّت چاہیئے

مل نہیں سکتی نکمّوں کو زمانے میں مُراد — کامیابی کی جو خواہش ہو تو محنت چاہیئے

خاک محنت ہوسکے گی ہو نہ جب ہاتھوں میں زور — تندرستی کے لیئے ورزش کی عادت چاہیئے

خوش مزاجی سا زمانے میں کوئی جادُو نہیں — ہر کوئی تحسین کہے ایسی طبیعت چاہیئے

ہنس کے ملنا سلام کر لینا ہر اک انسان کو — سب سے میٹھا بولنے کی تم میں عادت چاہیئے

ایک ہی اللہ کے بندے ہیں سب چھوٹے بڑے — اپنے ہم جنسوں سے دنیا میں محبت چاہیئے

ہے سب سے بڑی بُرائی کام کل پر چھوڑنا — آج سب کچھ کرکے اٹھو گر فراغت چاہیئے

جو بُروں کے پاس بیٹھے گا بُرا ہو جائے گا
نیک ہونے کے لئے نیکیوں کی صُحبت چاہیئے

ساتھ والے دیکھنا تم سے یہ بڑھ جائیں کہیں
جوش ایسا چاہیے ایسی حمیّت چاہیئے

حکمراں ہو کوئی ہو اپنا ہو یا بے گانہ ہو
دی خُدا نے جس کو عزّت اس کی عزّت کرنی چاہیے

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

نکمّوں = کام چور لوگ، بے کار لوگ (worthless people)، خاک = مٹّی (soil)، زور = طاقت (power)، ورزِش = کسرت (exercise)، تحسین = تعریف (admiration)، فراغت = فرصت، اطمینان (leisure)، صُحبت = ساتھ (company)، حمیّت = غیرت، شرم (dignity)۔

ا۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے:-

ا۔ کامیابی کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

____

۲۔ تندرستی کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

____

۳۔ ہمیں کیسی صحبت میں رہنا چاہیئے؟

____

۴۔ کام کل پر چھوڑنا کیسی عادت ہے؟

____

۲۔ خالی جگہ بھریئے:-

ا۔ مل نہیں سکتی نکمّوں کو زمانے میں _______________ کامیابی کی جو خواہش ہو _______________

۲۔ خوش مزاجی ____ جادو نہیں ____

۳۔ ____ بُرا ہو جائے گا ____ صحبت چاہیے

۴۔ حکمراں ہو کوئی ____ دی خُدا نے ____

۳۔ صحیح جُملے کے سامنے (✓) اور غلط جُملے کے سامنے (✗) کا نشان لگایئے:-

۱۔ انسان کے اندر ہمّت کا ہونا ضروری ہے۔

۲۔ نکمّوں کو مُراد مل جاتی ہے۔

۳۔ خُوش مزاجی اچھّی عادت ہے۔

۴۔ بُرے لوگوں کے پاس بیٹھنا اچھّی عادت نہیں ہے۔

۵۔ انسان کو آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۴۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد چھانٹ کر لکھیے:-

لفظ	متضاد الفاظ	
خوبصورت	بدصورت	____
بادشاہ	فقیر	____
سفید	کالا	____
آدمی	عورت	____
لڑکی	لڑکا	____
آسمان	زمین	____
اچھّا	بُرا	____

14

چاند بی بی

Chand BiBi

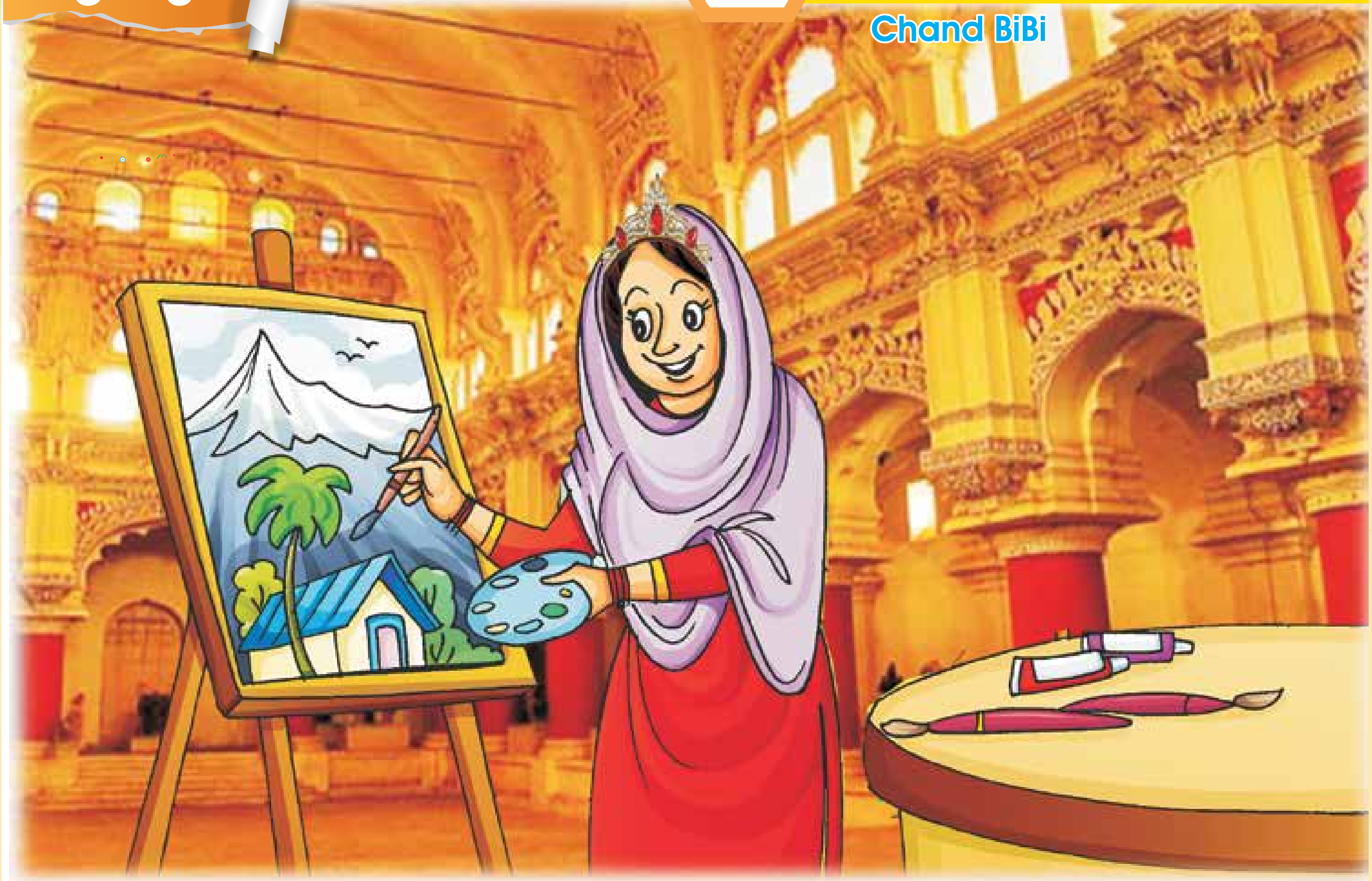

چاند سلطانہ جو چاند بی بی کے نام سے مشہور ہے، احمد نگر کے بادشاہ کی بیٹی تھی۔ وہ اب سے چار سو برس پہلے احمد نگر مین پیدا ہوئی۔ باپ اُسے بہت چاہتا تھا۔ جب وہ ذرا بڑی ہوئی تو باپ نے کئی اُستاد اُس کی تعلیم کے لیئے رکھے۔ چاند سلطانہ ایسی ذہین لڑکی تھی کہ چھوٹی سی عمر میں اس نے بہت کچھ پڑھ لکھ لیا۔ وہ فارسی، عربی اور مراٹھی جانتی تھی۔ اُسے گانا بہت اچھا آتا تھا۔ وہ ستار بجانے میں مہارت رکھتی تھی۔ تصویریں بھی بہت عمدہ بناتی تھی۔ اُسے پڑھنے کا بڑا شوق تھا وہ شکار بھی خوب کھیلتی تھی۔

بیجاپور کے حاکم علی عادل شاہ سے اُس کی شادی ہوئی۔ بادشاہ اُسے دل سے چاہنے لگا۔ وہ اس کی بڑی قدر کرتا تھا۔ دونوں ہنسی خوشی زندگی گزارنے لگے۔ دونوں ساتھ ساتھ سیر و شکار کو جاتے۔ ملکہ دربار میں بھی بادشاہ کے ساتھ ہوتی۔ سلطنت کے کاموں میں علی عادل شاہ، چاند بی بی سے مشورہ لیا کرتا تھا۔ وہ اُلجھے ہوئے معاملوں کو بڑی خوبی سے سلجھا دیتی تھی۔ اُس نے بیجاپور کی زبان کنڑ سیکھ لی اور

لوگوں سے خود اُن کی زبان میں باتیں کیا کرتی۔ اپنی رعایا سے بڑی مہربانی اور محبت کا سلوک کرتی تھی۔ لوگ بھی اپنی ملکہ کو دل سے چاہتے اور اس کی بڑی عزت کرتے تھے۔

چاند بی بی نے شادی کے بعد سولہ برس گزارے تھے کہ اُس کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور وہ دنیا میں تنہا رہ گئی۔ مگر وہ ہمت اور صبر والی عورت تھی۔ اس نے حوصلے کے ساتھ اس صدمے کو سہا۔ علی عادل شاہ کی جگہ اُس کے بھتیجے کو تخت پر بیٹھایا گیا۔ یہ بہت چھوٹا تھا۔ اس لیے رعایا نے چاند بی بی سے کہا کی آپ ننّھے بادشاہ کی سرپرستی اور سلطنت کی دیکھ بھال کا کام سنبھالیں۔ چاند بی بی نے خوشی سے اس بات کو قبول کر لیا۔ اُس نے بڑی خوبی اور محبت سے حکومت کا کام سنبھالا۔ وہ ریاست کی سب کی سب باتوں کی خیر خبر رکھتی اور رعایا کی بھلائی کے کام کرتی رہتی تھی۔

چاند بی بی کے بھائی کی وفات کے بعد احمد نگر میں بہت گڑ بڑ مچ گئی۔ دہلی کے بادشاہ اکبر نے موقع پاتے

ہی اپنی فوج کو احمد نگر پر حملہ کرنے کے لیے بھیج دیا۔ اس وقت چاند بی بی نے احمد نگر کو بچانے کی ہر کوشش کی وہ خود اپنی فوج کے ساتھ تھی۔ مقابلہ ہوا تو وہ بہت بہادری سے لڑی۔ دشمن کی فوج کو صلح کرنی پڑی۔

ایک دفعہ تو احمد نگر کو بچالیا گیا لیکن وہاں کے لوگ پھر آپس میں لڑنے لگے۔ یہ حالت دیکھ کر چار سال بعد پھر اکبر نے حملہ کر دیا۔ چاند بی بی اُس وقت بھی احمد نگر کی سلطانہ تھی۔ اُس نے بہت چاہا کہ لوگ آپس میں نہ جھگڑیں مگر یہ بدنصیب اپنی سلطانہ ہی کے دشمن ہو گئے اور اُنھوں نے چاند بی بی کو قتل کر ڈالا۔

چاند بی بی اپنے وطن والوں کے ہاتھوں شہید ہو گئی مگر ساری دنیا کو دکھا گئی کہ وطن کی محبت کسے کہتے ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ میں اُس کا نام ہمیشہ چاند کی طرح چمکتا رہیگا۔

پیارے بچّو! یاد رکھو وطن کی محبت ایسی ہی ہوتی ہے۔ زندگی میں کوئی نہ کوئی کام ایسا کرو جس سے وطن میں نام روشن ہو۔ اور اس کام کی وجہ سے آپ کو یاد کیا جائے۔

کنویں کُھدوائے۔ تالاب، سڑکیں اور کئی عمدہ عمدہ عمارتیں بھی بنوائیں۔ وہ ابھی ریاست کی ترقی اور بھلائی کے لیے نہ جانے کیا کیا کرتی، افسوس کہ اسے اس کا موقع نہ ملا اور وہ جنگ کی مصیبت میں مبتلا ہو گئی،

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

ذہین = عقلمند (intelligent) عمدہ = اچھی، بہترین (excellent) وفات = انتقال (dead) قدر = عزت (honour) حاکم = بادشاہ، حکمراں (king) سلطانہ = مَلِکہ (queen) سرپرستی = خبرگیری کرنا، ذمے دار بننا (responciblity) ستار = گانے بجانے کا ایک آلہ (sitar)

۱۔ سوچیے اور بتائیے۔

۱۔ چاند بی بی کون تھی؟

۲۔ چاند بی بی کون کون سی زبانیں جانتی تھی؟

۳۔ چاند بی بی کی شادی کس سے ہوئی؟

۴۔ چاند بی بی نے اپنی ریاست کی ترقی کے لئے کیا کیا کام کیے؟

۵۔ چاند بی بی کے بھائی کی وفات کے بعد احمد نگر پر کیا مصیبت پڑی؟

۶۔ چاند بی بی کا نام ہندستان کی تاریخ میں چاند کی طرح کیوں چمکتا رہے گا؟

۷۔ چاند بی بی میں کیا کیا خوبیاں تھیں؟

۲۔ مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے بھریے۔

۱۔ چاند بی بی ایسی ______ لڑکی تھی کہ چھوٹی سی عمر میں اس نے بہت کچھ پڑھ لکھ لیا۔

۲۔ ______ کے کاموں میں علی عادل شاہ، چاند بی بی سے مشورہ لیا کرتا تھا۔

۳۔ لوگ بھی اپنی ______ کو دل سے چاہتے اور اس کی بڑی عزت کرتے تھے۔

۴۔ وہ ریاست کی سب باتوں کی خیر خبر رکھتی اور ______ کی بھلائی کے کام کرتی رہتی تھی۔

۵۔ دشمن کی فوج کو ______ کرنی پڑی۔

۳۔ لفظ نصیب سے پہلے بد لگا دینے سے بدنصیب ہوتا ہے جس کا مطلب ہے برے نصیب والا اسی طرح صورت، نام، تمیز، زبان، مزاج، بو کے ساتھ بد لگائیے۔ اور ان کے معنی لکھیے۔

۴۔ نیچے دیے ہوئے الفاظ میں سے صحیح املا والے الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

تالیم۔تعلیم۔طالیم	عورت۔اورت۔عورط
مہارت۔محارت۔محارط	گھڑ بڑ۔گڈ بڑ۔گڑ بڈ
مَسورہ۔مشورہ۔مَشورا	عُمدہ۔اُمدہ۔عمدا

۵۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کی ،وں، لگا کر جمع بنائیے۔

واحد	کام	عمارت	استاد	حملہ	عورت	معاملہ	تصویر
جمع							

۶۔ پڑھیے، یاد کیجیے اور لکھیے۔

چاند بی بی جو چاند بی بی کے نام سے مشہور ہے۔ احمد نگر کے بادشاہ کی بیٹی تھی۔ اس جملے میں چاند سلطانہ، چاند بی بی، احمد نگر، بادشاہ اور بیٹی کس نام کو ظاہر کرتے ہیں۔

۷۔ وہ الفاظ جو کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کریں، انھیں اسم کہتے ہیں۔

اس سبق میں سے شخص، جگہ اور چیز کے نام کو بتانے والے پانچ الگ الگ اسم لکھیے۔

شخص کا نام	جگہ کا نام	چیز کا نام

15

کہنا بڑوں کا مانو

Obey Elders

ماں باپ اور اُستاد سب ہیں خدا کی رحمت
ہے روک ٹوک ان کی حق میں تمہارے نعمت
کڑوی نصیحتوں میں اُن کی بھرا ہے اَمرت
چاہو اگر بڑائی، کہنا بڑوں کا مانو

ماں باپ کا عزیزو، مانا نہ جس نے کہنا
دُشوار ہے جہاں میں عزت سے اُس کا رہنا
ڈر ہے پڑے نہ صدمہ ذلّت کا اُس کو سہنا
چاہو اگر بڑائی، کہنا بڑوں کا مانو

تم کو نہیں خبر کچھ اپنے بُرے بھلے کی
جتنی ہے عمر چھوٹی، اُتنی ہے عقل چھوٹی
ہے بہتری اُسی میں جو ہے بڑوں کی مرضی
چاہو اگر بڑائی، کہنا بڑوں کا مانو

(الطاف حسین حالؔی)

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

نعمت = اچھی چیز (god gift) دشوار = مشکل، کٹھن (hard) بہتری = بھلائی، اچھائی (hard) صدمہ = غم، افسوس (sad) ذلّت = رُسوائی (insult) امرت = شہد، آبِ حیات (honey)

۱۔ سوچیے اور بتائیے۔

۱۔ اس نظم میں شاعر نے خدا کی رحمت کس کو بتایا ہے؟

۲۔ ماں باپ کی کڑوی نصیحتیں ہمارے لئے کیا اثر رکھتی ہیں؟

۳۔ ماں باپ کا کہنا نہ ماننے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟

۴۔ بچّوں کو اپنے برے بھلے کی خبر کیوں نہیں ہے؟

۵۔ شاعر اس نظم میں کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟

۲۔ ان لفظوں سے مصرعوں کو پورا کیجیے۔

بڑائی　　عقل　　عزت　　بڑوں　　نصیحتوں

دشوار ہے جہاں میں ________ سے اس کا رہنا

جتنی ہے عمر چھوٹی، اتنی ہے ________ چھوٹی

ہے بہتری اُسی میں جو ہے ________ کی مرضی

کڑوی ________ میں ان کی بھرا ہے امرت

چاہو اگر ________ کہنا بڑوں کا مانو

۳۔ متضاد لکھیے۔

بھلا	صدمہ	ذلّت	دشوار	کڑوی

۴۔ واحد الفاظ کے جمع لکھیے۔

واحد	دشوار	صدمہ	بڑا	نعمت	رحمت	استاد
جمع						

۵۔ نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو نثر میں لکھیے۔

ا۔ ماں باپ اور استاد سب ہیں خدا کی رحمت

۲۔ ماں باپ کا عزیزو، مانا نہ جس نے کہنا

۳۔ ڈر ہے پڑے نہ صدمہ ذلّت کا اس کو سہنا

۴۔ تم کو نہیں خبر کچھ اپنے بُرے بھلے کی

۵۔ ہے بہتری اُسی میں جو ہے بڑوں کی مرضی

٦۔ جو الفاظ نظم میں استعمال ہوئے ہیں ان کے گرد دائرہ بنائیے۔

عمر	اناج	دشوار	بڑائی	حق	رحمت
مرضی	پرندہ	صدمہ	قلم	نعمت	ظلم
خبر	عقل	ذلّت	برف	چھوٹا	خراب

٨۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

اُستاد ______________________

رحمت ______________________

دُشوار ______________________

ذلّت ______________________

٩۔ عملی کام۔

اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور تین لڑکے/لڑکیاں مل کر پڑھیں یا ایک ایک حصّہ پڑھیں اور رتکرار کی لائن مل کر باآواز بلند پڑھیں۔

16

ایماندار لڑکا

Honest Boy

ایک لڑکا ہے بڑا ایماندار
آزمائش ہوچکی ہے بار بار

ایک دِن وہ نیک دِل اور باحیا
اپنے ہمسایہ کے گھر میں تھا گیا

آدمی بالکل نہیں وہاں نام کو
کیوں کہ ہمسایہ گیا تھا کام کو

تازہ تازہ بیر ڈلیا میں بھرے
بے حفاظت گھر کے اندر تھے دھرے

لیکن اِس نے بیروں کو چھیڑا نہیں
ہونہ جائے شبہ چوری کا کہیں

آ گیا اتنے میں ہمسایہ وہاں
کھیل میں مصروف تھا لڑکا جہاں

اپنے بیروں میں نہ پائی کچھ کمی
ہو کے خوش لڑکے سے بولا آدمی

”بیر یہ تم نے چرائے کیوں نہیں“
”کیوں چراتا چور تھا کیا میں کہیں“

”چور جب بنتے کہ کوئی دیکھتا“
”دیکھنے کو میں ہی خود موجود تھا“

”کچھ برائی آپ میں گر پاؤں میں
پانی پانی شرم سے ہو جاؤں میں“

”واہ واہ شاباش! لڑکے واہ واہ“
تو جواں مردوں سے بازی لے گیا“

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

باحیا - حیادار (shy) ہمسایہ - پڑوسی (neighbour) مصروف - کام میں لگا رہنا (busy) شبہ - شک (doubt)
شرم سے پانی پانی - شرمندہ ہونا (to be ashamed) -

ا۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:-

۱۔ ایماندار لڑکا کہاں گیا تھا؟ ____________________

۲۔ اُس نے کس چیز کو نہیں چھیڑا؟ ____________________

۳۔ ہمسایہ نے خوش ہو کر کیا کہا؟ ____________________

17

چڑیا گھر کی سیر

Honest Boy

آج اسکول کی چھٹّی تھی۔ حامد کے ابّا کی بھی چھٹّی تھی۔ وہ حامد اور اس کی بہن کو چڑیا گھر دِکھانے لے گئے۔ ٹکٹ لے کر چڑیا گھر میں داخل ہوئے تو حامد نے پوچھا: ''ابّا جان! چڑیا گھر میں اِتنے جانور کہاں سے آتے ہیں؟''

''یہ طرح طرح کے جانور دیس بدیس سے لائے جاتے ہیں۔ حامد کے ابّا نے بتایا۔ ''ان میں کچھ ٹھنڈے ملکوں کے جانور ہیں اور کچھ گرم ملکوں کے۔

''یہ کیا ہے ابّا جان!'' حامد کی بہن نے ایک جانور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ''یہ پانڈا ہے'' اُنھوں نے بتایا۔ ''یہ ہمارے ملک کا جانور نہیں ہے۔ ٹھنڈے ملک کا رہنے والا ہے۔ دیکھو اس کے جسم پر کتنے

گھنے بال ہیں جو اسے سردی سے بچاتے ہیں۔ گرمیوں میں اسے بہت گرمی لگتی ہے، اس لیئے چڑیا گھر میں اس کے پنجرے کو گرمی کے موسم میں ٹھنڈا رکھا جاتا ہے۔ پانڈا پھل، بانس کی ہری پتیاں، نرم گھانس اور سبزیاں شوق سے کھاتا ہے۔ کٹھرے میں بنا ہوا پنجرہ اس کے رہنے کا گھر ہے۔''

اور آگے چلے تو بلّی کی طرح بیٹھا ہوا ایک بڑا جانور نظر آیا۔ حامد نے پوچھا: ''ابّا اس کا کیا نام ہے؟''

یہ کنگارو ہے۔ کنگارو بھی غیر ملکی جانور ہے۔ اس کے گھر کو ٹھنڈا رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کنگارو بڑا ہوتا ہے، اس لیے اس کا لمبے چوڑے اور کھلے کٹھرے میں رکھا گیا ہے۔ اس کی دُم لمبی ہوتی ہے۔ تم کنگارو کے پیٹ پر تھیلی سی دیکھ رہے ہو نا! یہ تھیلی بچّے کو رکھنے کے لیے ہوتی ہے۔ اس میں بچّے کو بیٹھا کر یہ خوب تیز بھاگ سکتا ہے۔ کنگارو پھل، پتیاں، سبزیاں اور نرم نرم گھاس کھاتا ہے۔ اس کو گیہوں بہت پسند ہے۔

''اچھا چلو، آگے چلیں'' آگے بڑھے تو سفید شیر دکھائی دیا۔ حامد کے ابّا نے بتایا: ''یہ سفید شیر ہے۔ یہ ریوا کے جنگل میں پایا جاتا ہے جو کہ مدھیہ پردیش میں ہے۔ دیکھو اس کے رہنے کے لیے کتنی لمبی چوڑی اور اونچی باڑھ باندھی گئی ہے۔ اس میں لمبی لمبی گھاس اور پیڑ ہیں۔ وہ دیکھو تالاب بھی ہے۔ گرمی لگنے پر یہ تالاب میں جا بیٹھتا ہے۔ ایک بڑا سا پنجرہ بھی اس کے لیے بنا ہوا ہے، شیر گوشت خور جانور ہے۔

پیٹ بھرنے کے بعد شیر کسی پیڑ کے نیچے آرام سے لیٹتا ہے۔'' ابّا جان! ذرا اِدھر دیکھیے چمپینزی ایک طرح کا بندر ہوتا ہے۔ یہ ہمارے ملک میں نہیں پایا جاتا۔ یہ ٹھنڈے مُلک سے لایا گیا ہے۔ اسے گرمی بہت ستاتی ہے۔

آگے تو دیکھا کہ ایک بندر کٹہرے میں اچھل کود کر رہا ہے۔ تھوڑی دور پر نقل اتارتے ہوئے بندر، چھلانگیں مارتے ہوئے ہرن اور چنگھاڑتے ہوئے ہاتھی بھی دکھائی دیے۔ آگے بڑھے تو بارہ سنگھا، چیتل، ریچھ اور زراف بھی نظر آئے۔ طرح طرح کی رنگ برنگی چڑیاں اور طوطے دیکھ کر حامد اور اس کی بہن خوش ہوئے۔ چڑیا گھر سے واپس ہوتے ہوئے حامد نے اپنے ابّا سے پوچھا: ''اگر یہ جانور بیمار ہو جائیں تو کیا کرتے ہیں؟''

انھوں نے کہا: ''ان کے پنجرے اور کٹہروں کو روزانہ صاف کیا جاتا ہے اور سردی گرمی سے بچانے کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ کھانے میں مناسب غذائیں دی جاتی ہیں اور کبھی کبھی ایسی دوائیں بھی دی جاتی ہیں کہ یہ بیمار نہ پڑیں۔ پھر بھی اگر کوئی جانور بیمار ہو جائے، تو اُسے جانوروں کے اسپتال لے جاتے ہیں اور اُس کا علاج کیا جاتا ہے۔

حامد اور اس کی بہن چھٹّی کا پورا لطف اٹھا کر، خوشی خوشی گھر لوٹ آئے۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

کٹہرا – لوہے یا لکڑی کا جنگلا (cage)، غیر ملکی – باہری ملک کا (other country)، گوشت خور – گوشت کھانے والا (non-vegetarian)،
چنگھاڑ – ہاتھی کی آواز (spark)، انتظام – بندوبست (managment)، لطف اٹھانا – مزہ لینا (enjoy)۔

ا۔ سوچیے اور بتائیے:

ا۔ پانڈے کو گھنے بالوں سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

۲۔ کنگارو اپنے پیٹ پر بنی تھیلی سے کیا کام لیتا ہے؟

۳۔ کنگارو کی غذا کیا ہے؟

۴۔ پیٹ بھرنے کے بعد شیر کیا کرتا ہے؟

۵۔ چمپینزی کو گرمی کیوں ستاتی ہے؟

۶۔ حامد اور اس کی بہن نے چڑیا گھر میں کون کون سے جانور دیکھے؟

۷۔ جانوروں کو بیماری سے بچانے کے لیے کیا کیا جاتا ہے؟

۲۔ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

مناسب	بیمار	خوش	سفید	پسند	سردی

۳۔ عملی کام:

۱۔ اپنے کسی استاد یا بزرگ کے ساتھ چڑیا گھر کی سیر کیجیے۔

۲۔ اپنی پسند کے کسی جانور کی تصویر بنائیے۔

۳۔ اس سبق سے پانچ مذکّر اور مونّث الفاظ چھانٹ کر لکھیے۔